تعلیم رسول ﷺ

حسب روایت صحیح بخاری وغیرہ حضور ﷺ پر سب سے پہلے جو قرآن مجید کی آیتیں اتریں وہ سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیتیں تھیں جن میں سے پہلی ہی آیت میں اقراء (پڑھو) کا حکم ہے۔ جس سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ کو پہلے پڑھنے کی صلاحیت عطا کر دی گئی۔ اس کے بعد پڑھنے کا حکم ہوا۔ اور ان پانچ میں سے تیسری آیت اور چوتھی آیت پڑھیے:

اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم (سورۃ الاقراء ۳۔۴)

پڑھو تمہارا رب ساری بزرگیوں کا مالک ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے تعلیم فرمائی۔

اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ کو قلم کے ذریعے اسی جگہ قرآت کے ساتھ کتابت کی بھی تعلیم فرمائی گئی تھی اور عطائے منصب نبوت کے وقت آنحضرت ﷺ کو پڑھنے اور لکھنے دونوں کی تعلیم فرمائی گئی تھی۔ ان پانچوں آیتوں میں سے آخری یعنی پانچویں آیت ہے:

علم الانسان مالم یعلم (سورۃ الاقراء:۵)

اس انسان (کامل) کو ان (تمام باتوں کی جو منصب نبوت و رسالت و تبلیغ ارشاد کے لوازمات میں سے ہیں ان سب باتوں کی) جن کو وہ (کسی اور ذریعے سے) نہیں جان سکتے تھے تعلیم دی۔

اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم ہوئی تو یقیناً دوسرے معلموں سے بہتر تعلیم ہوئی اور حضور ﷺ ہر قاری سے بہتر قاری اور ہر کاتب سے بہتر کاتب معجزانہ طور سے دفعتاً ہو گئے۔

....

الرسول النبی الامی ﷺ

سید اختر عالم٭

یاایھا الذین امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم۔ (القرآن۔ ۲:۱۰۴)

اے ایمان لانے والو! تم رسول ﷺ کو اپنی جانب مخاطب کرتے وقت لفظ "راعنا" سے مت خطاب کرو بلکہ "انظرنا" کے لفظ سے خطاب کیا کرو اور جی لگا کر ان کی باتیں سنا کرو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب ﷺ کی شان میں اتنی احتیاط ملحوظ خاطر ہے کہ وہ اس بات کو بھی گوارا نہیں فرماتا کہ آپ ﷺ کی شان میں کوئی ذو معنی لفظ اس طرح استعمال ہو کہ اس میں گستاخی کا شائبہ پایا جائے۔ لفظ راعنا کے معنوں میں دو پہلو مذمت اور گستاخی کے نکلتے ہیں یعنی ایک معنی "اے ہمارے چرواہے" اور دوسرا "اے ہمارے بد" کے نکلتا ہے اور ایک اچھا پہلو بمعنی "اے ہمارے سرپرست" کے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے لغت عربی کے ایک مستند اور عام فہم لفظ کو رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرنے کے لیے زبان عربی سے بالکل خارج الاستعمال ہونے کا حکم صادر فرما دیا۔

یہی وجہ ہے کہ 'باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار' کا مقولہ مسلمانوں میں قبولیت کا عام درجہ رکھتا ہے اور ہمارے نعت گو شعراء مدح و ستائش میں بڑی احتیاط اور ذہنی ضبط و نظم کا اہتمام رکھتے ہیں ملاحظہ ہو عرفی کی تنبیہ:

٭ ایف، ساؤتھ ۲۶/۳، بلیرٹ سیمی کالونی، جناح اسکوائر، کراچی